سوال

چچا کے بیٹے سے محبت کرتی ہے اور اس کا رشتہ بھی آیا لیکن وہ صرف نماز جمعہ ادا کرتا ہے

جواب

لحمد للہ.

ل :

چا کا بیٹا صرف نماز جمعہ ہی ادا کرتا ہے اور سگرٹ نوشی اور حقہ پیتا ہے ، اور کیفوں میں جا کر بیٹھتا ہے تو آپ کو یہ رشتہ قبول نہیں کرنا چاہیے ، بلکہ آپ کے لیے یہ رشتہ قبول کرنا جائز ہی نہیں ؛ کیونکہ تارک نماز جو صرف نماز جمعہ ادا کرتا ہے اہل علم کے ہاں اس کے کفر میں اختلاف پایا جاتا ہے .

علم اسے کافر شمار کرتے ہیں ، اور بعض اہل علم اسے فاسق کہتے ہیں ، بہر حال کم از کم وہ شخص مرتکب کبیرہ تو ضرور ہے .

ب مومن عورت جو دین پر عمل کرنے والی ہے اور اللہ نے اسے ہدایت سے نوازا ہے ، اور وہ نیک و صالح اور مستقیم عورتوں میں شمار ہونے لگی ہے وہ کس طرح ایسے شخص سے شادی کر سکتی ہے جس کی حالت اوپر بیان ہوئی ہے ؟

لی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے تو اس کا کوئی انکار نہیں کہ دو محبت کرنے والوں کا بہتر علاج نکاح ہی ہے ، لیکن یہ دین کے حساب پر نہیں ہو سکتا ، کیونکہ محبت تو زائل ہو سکتی ہے اور ختم بھی ، جس کے بعد بغض و عداوت اور تکلیف بھی جگہ پکڑ سکتی ہے ، خاص کر جب کوئی شخص اللہ کے حقوق میں کوتاہی کرنے

کے ساتھ اس امید سے شادی کرنا کہ مستقبل میں اسے ہدایت مل سکتی ہے ، یہ تو ایک دھوکہ ہے جس کا انجام اچھا نہیں ، ہو سکتا ہے وہ صحیح ہو جائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے وہ غلط راہ پر ہی رہے .

ہ جو شخص نماز ادا نہیں کرتا اس کے ساتھ آپ کی زندگی کیسے بسر ہوگی ، اور وہ آپ کو سگرٹ نوشی کے ساتھ دھویں کی تکلیف بھی دے گا ، اور اپنا وقت اپنے برے دوست اور سوسائٹی میں کیفے میں بیٹھ کر ضائع کریگا .

پ جیسی عورت کے لیے یہ مخفی نہیں کہ ایک ہدایت یافتہ اور مستقیم راہ پر چلنے والے نمازی اور خیر و بھلائی والے شخص کے ساتھ زندگی بسر کرنا اور ایک گمراہ شخص جو بے نماز ہو اور سگرٹ نوشی بھی کرے کے ساتھ زندگی گزارنے میں کیا فرق ہے .

نوجوان کو علم ہو گیا کہ اس کا رشتہ ترک نماز کی وجہ سے اور سگرٹ نوش ہونے کی بنا پر رد کیا گیا ہے لیکن اس نے پھر بھی اپنی حالت نہیں بدلی اور سیدھی راہ اختیار نہیں کی تو پھر شادی کے بعد اس کی ہدایت و استقامت کی امید رکھنا فضول ہے ، اور بعید کی بات ہے .

کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں کہ کل کیا ہوگا ، لیکن لوگوں کی عام طبیعت کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ : اگر وہ آپ میں حقیقی رغبت رکھتا ہوتا تو وہ اس کی سعی و کوشش میں تبدیل ہونے کی کوشش کرتا ، اور حتی الوسع اپنے آپ کو اچھا بناتا اور تبدیل کرتا .

ں نے ایسا نہیں کیا تو قوی احتمال یہی ہے کہ وہ شادی کے بعد بھی اپنی اسی حالت پر قائم رہے گا .

ا آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اس تک یہ رشتہ منظور نہ ہونے کی خبر پہنچا دیں اور اس کی علت یہ بتائیں کہ اس میں جو دینی کوتاہی ہے اس کی وجہ سے رشتہ منظور نہیں کیا گیا ، اور یہ رشتہ اس کے والد کو ہی منظور نہیں بلکہ حقیقت میں میری طرف سے بھی منظور نہیں ہے ، لیکن یہ اس وقت ہوگا جب آپ جذ

لیے اگر تو وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے اور بدل جائے اور سیدھی راہ اختیار کر لے اور کچھ عرصہ تک وہ اسی طرح صحیح رہے تا کہ اس کے ثابت قدم رہنے کا ثبوت مل جائے تو پھر اس صورت میں آپ کے لیے یہ رشتہ منظور کرنا ممکن ہے ، اور آپ اپنے والد کو یہ رشتہ قبول کرنے پر اصرار کر سکتی ہیں .

یں رہتا ہے تو آپ اس کے بارہ میں سوچنا چھوڑ دیں ، یہ علم میں رکھیں کہ اس کے علاوہ اور بہت سارے نیک و صالح مرد موجود ہیں ، اور شادی ساری زندگی کے لیے ہوتی ہے کچھ وقت کے لیے نہیں یہ ایک بہت بڑی عمارت ہے جس کے لیے خاوند اور بیوی کی موافقت اور مناسبت ضروری ہے ، تا کہ دونوں

چاہتا ہے وہ حاصل کر کے سعادت حاصل نہیں ہو سکتی ، لیکن حقیقی سعادت تو اللہ سبحانہ و تعالی کا جانب سے ہبہ ہوتی ہے ، جو ایمان اور عمل صالح کے تابع ہوتی ہے .

سا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

ے بھی نیک و صالح عمل کیے چاہے وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو ہم اسے اچھی اور سعادت والی زندگی دیں گے ، اور جو وہ عمل کرتے رہے اس کا انہیں اچھا بدلہ دیں گے (97) .

لیے ہم نے بہت سارے حالات دیکھیں ہیں کہ شادی سے قبل بہت زیادہ محبت و پیار تھا جو بالآخر ناکامی پر منتج ہوئے اور وہ شادی کامیاب نہیں ہوئی ، کیونکہ اس کی ابتدا اور اساس اللہ کی اطاعت پر نہ تھی .

اس مسئلہ کے بارہ میں معاشرتی سرچ آپ سوال نمبر (84102) کے جواب میں دیکھ سکتی ہیں .

م :

نہیں کہ آپ کے چچا کا بیٹا آپ کے لیے باقی اجنبی مردوں کی طرح ایک اجنبی مرد کی حیثیت رکھتا ہے ، اس لیے شادی سے قبل آپ اور اس کے مابین کسی بھی قسم کے تعلق کی کوئی مجال اور گنجائش نہیں ، نہ تو آپ اس سے مصافحہ کر سکتی ہیں ، اور نہ ہی خلوت ، اور نہ ہی نرم لہجہ میں لہک لہک کر بات چیت ، اور نہ ہ

ر سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

بات مت کرو ، کیونکہ جس کے دل میں روگ ہو وہ برا خیال کرے ، اور ہاں قاعدے کے مطابق کلام کہو (32) .

واللہ اعلم .

اسلام سوال و جواب

101686